سوال

(17) انبیاء کی حیات برزخی کی نوعیت

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

اگر حضورﷺ کی قبر مبارک کے نزدیک درود اور سلام پڑھا جائے تو کیا آنحضرتﷺ سن سکتے ہیں ؟ کیا آنحضرتﷺ اس شخص کے سلام کے جواب دیتے ہیں ؟ کیا انبیاء علیھم السلام کے قبر میں ''رزق'' دیا جاتا ہے ؟ کیا انبیاء کرام اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں ؟ نیز کیا دور دراز جگہ سے اگر کوئی شخص درود اور سلام پڑھے تو کیا حضورﷺ کو پہنچ جاتا ہے ؟

نوٹ : میں نے سنا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی اور امام بیہقی رحمھما اللہ نے حیاۃ النبیﷺ پر باقاعدہ رسالے لکھے ہیں کہ آنحضرتﷺ زندہ ہیں تو کیا یہ بات صحیح ہے ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہاں اس قسم کی روایتیں کتابوں میں موجود ہیں لیکن وہ سند کے اعتبار سے سخت مخدوش ہیں جو دلیل بننے کے قابل نہیں ، مثلاً : حضرت ابوہریرہ کی طرف ایک منسوب یہ روایت ہے ۔

من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ . (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

کہ ''جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں سن لیتا ہوں اور جو دور سے پڑھے تو وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے ۔''

لیکن یہ روایت سخت کمزور ہے وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں دو راوی علاء ابن عمرو الحنفی اور محمد بن مروان سدی (استاد و شاگرد) جھوٹے شمار کیے گئے ہیں ، استاد محمد بن مروان سدی حدیث گھڑنے میں اور جھوٹی حدیثیں روایت کرنے میں شہرت رکھتا ہے ۔

محمد بن مروان سدی بن عبداللہ بن اسماعیل السدی الکوفی متھم بالکذب (تقریب ص318)

حافظ محمد بن عبدالھادی مقدسی تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ہذا الحدیث موضوع علی رسول اللہﷺ ولم یحدث بہ ابوہریرہ ولا ابوصالح ولا الاعمش ومحمد بن مروان السدی متھم بالکذب والوضع (الصارم المنکی ص190)

دوسرے راوی علاء بن عمرو کے بارے میں امام ابن حبان لکھتے لایجوزالاحتجاج بہ بحال (کتاب المجروحین ص173ج2) یہ قول حافظ ذہبی نے الغنی فی الضعفاء میں بھی نقل کیا ہے (440ج2) مرعاۃالمفاتیح شرح مشکوۃ میں اس روایت کے سلسلے میں بہت عمدہ فیصلہ دیا ہے۔

وبا لجملہ حدیث ابی ہریرہ ہذا ضعیف غایۃالضعف واہ ساقط بل لوادعی احدکم کونہ موضوعا لایکون فیہ شیء من المبالغۃ والعجب من المصنف انہ اوردہذاالحدیث من غیر ان یذکرمافیہ من الکلام الموجب سقوطہ عن الاحتجاج والاستشہادوالاعتبار. (مرعاۃ ص699ج1 طبع لاہور)

یعنی ''حاصل یہ ہے کہ یہ روایت سخت ضعیف، واہی اور ساقط ہے، اگر کوئی اسے موضوع کہہ دے دیا تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ خطیب تبریزی پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو بلاجرح ذکر کردیا ہے کیونکہ کسی طرح بھی یہ روایت دلیل استشہاد اور اعتبار کے قابل نہیں۔''

میں کہتا ہوں لطیفے کی بات یہ ہے کہ اس روایت کے بعض الفاظ میں ''سمعتہ'' کا لفظ ہے ہی نہیں جیسا کہ صاحب المنکی کا ذکر کیا ہے، اور وہ یہ ہے:

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ مامن عبد یسلم علی عند قبری الاوکل اللہ بہ ملکا یبلغنی وکفی امر آخرتہ ودنیاہ وکنت لہ شہید وشفیعا (الصارم المنکی ص180 طبع جدید)

یعنی ''جو میری قبر کے پاس مجھ پر صلوۃ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کررکھا ہے جو درود کو مجھ تک پہنچا دیتا ہے، درود پڑھنے والے کے اخروی اور دنیوی کام ٹھیک کردئیے جاتے ہیں۔ میں اس کا گواہ اور سفارشی بنوں گا۔''

راوی اس روایت کا بھی وہی سدی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ روایت یہ بھی خود ساختہ اور جعلی ہے۔ علاوہ ازیں یہ روایت کئی دوسری حدیثوں کے خلاف ہے جو اکثر حسن درجے کی ہیں اور سنن مسانید اور معاجم میں مروی ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد کی یہ مشہور حدیث ہے:

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ مامن احد یسلم علی الاردا للہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام۔ (مشکوۃ مع مرعاۃ ص688ج1)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر جو شخص بھی سلام پڑھتا ہے تو میری روح واپس کی جاتی ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (اس حدیث کو متشابہت سے سمجھنا چاہیے۔ ع، ح)

انما ہو حدیث اسنادہ مقارب وصالح ان یکون متابعا لغیرہ وعاضدالہ (مرعاۃ)

دیکھئے اس روایت میں دور نزدیک قبر اور غیر قبر کا کوئی فرق بیان نہیں ہوا۔

دوسری حدیث اس روایت حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے:

قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لا تجعلوا بیوتکم قبوراولا تجعلواقبری عیداوصلواعلی فان صلوتکم تبلیغی حیث کنتم. (رواہ ابوداؤدواسنادہ حسن)

''ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ لوگو اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ ٹھہرانا اور مجھ پر درود پڑھنا، بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے تم خواہ کہیں بھی ہو۔''

اس حدیث میں بھی دور یا نزدیک کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ اسی طرح کی حدیثیں حضرت حسین بن علی اور علی بن ابی طالب سے محدث ضیاء مقدسی نے اور بھی نقل کی ہیں۔

شیخ محمد بن عبدالہادی مقدسی لکھتے ہیں:

فهذه الاحادیث المعروفة عند اہل العلم التی جاء ت من وجوہ حسان تصدق بعضها بعضا فہی متفقة علی ان من صلی اللہ علیہ وسلم من امتہ فان ذلک یعرض علیہ ویبلغہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تسلیما :

''درود وسلام کے متعلق اہل علم کے ہاں جو حدیثیں مشہور ہیں وہ بحثیت مجموعی اتنی قوی ہیں کہ وہ حسن بن جاتی ہیں، ان میں صرف نبی ﷺ تک درود پہنچا دینے کا ذکر ہے ان میں سے کسی میں یہ ہرگز نہیں آتا کہ آپ براہ راست سن لیتے ہیں۔''

(ب) انبیاء کرام برزخی زندگی گزار رہے ہیں اوران کو رزق بھی برزخی ملتا ہے۔ دنیوی زندگی یا دنیوی رزق دیا جاتا کہیں ثابت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں قبر میں رزق دیئے جانے کی روایت سنن ابن ماجہ میں بایں سند وارد ہے۔

حدثنا عمرو بن سواد المصری حدثنا عبداللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث عن سعید ابی ہلال عن زید بن ایمن عن عبادة بن نسی عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہا خرج ابن ماجہ فی سننہ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ (سنن ابن ماجہ ص500ج1)

کہ ''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس درود پر رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور درود پڑھنے والے کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ابو دواد نے پوچھا: آپ ﷺ کے مرنے کے بعد درود آپ ﷺ پر پیش کیا جاتا رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں موت کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام قرار دیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ ہے اوراسے رزق دیا جاتا ہے۔''

لیکن یہ سند دلیل اس لیے نہیں ہوسکتی کہ یہ ضعیف ہے کیونک دو جگہ اس میں انقطاع ہے۔ حضرت ابودرداء سے عبادہ بن نسیی کا سماع اور عبادہ سے زید بن ایمن کا سماع ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا ناقابل حجت ہے۔ علامہ سندھی لکھتے ہیں:

ہذا الحدیث صحیح الا انہ منقطع فی موضعین لان عبادة بن نسیی روایتہ عن ابی الدرداء مرسلة قالہ العلاء و زید بن ایمن عن عبادة مرسلة قالہ البخاری (حاشیہ سندہی علی سنن ابن ماجہ ص501ج1)

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔

رجالہ ثقات لکن قال البخاري زید بن أیمن عن عبادة بن نسی مرسل (تہذیب التہذیب ص398ج3) زید بن ایمن مقبول من السادسة طبقة عاصر والخامسة لکن لم یثبت لہم لقاء احد من الصحابة کابن جریج (تقریب ص110و112)

بہر حال انبیاء، اولیاء، شہداء اور مومنین کو برزخی زندگی حاصل ہے۔ شہداء کی برزخی زندگی عام مومنین کی زندگی سے اعلیٰ ہے اور انبیاء کی برزخی زندگی سے اعلیٰ اور قوی ہے، لیکن اس برزخی زندگی کو دنیا کی زندگی قرار دینا نصوص صریحہ سے صریح انکار ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ٣٠ ... سورة الزمر

''یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں''

جب فرط عقیدت اور وفور غم سی حضرت عمر اور بعض صحابہ کرام نے آنحضرت ﷺ کی موت پر یقین نہ کیا تو حضرت ابوبکر تشریف لائے۔ حمد وثنا کے بعد خطبہ پڑھا:

الا من کان یعبد محمد فان محمد قدمات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لایموت وقال إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ٣٠ وقال وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ

انقلبتم علىٰ أعقابِكم ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلىٰ عَقِبَيهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيئًا ۗ وَسَيَجزِي اللَّهُ الشّاكِرينَ . (صحیح بخاری ج1ص116)

''سن لوکہ جو شخص محمد ﷺ کو پوجتا تھا تو محمد ﷺ فوت ہوگئے ہیں اور جو اللہ کو پوجا کرتا ہے اسے معلوم رہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ زندہ جاوید ہے اسے کبھی موت نہیں، پھر صدیق نے قرآن کی یہ دو آیتیں پڑھیں ''یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔'' (سورہ زمر) ''(حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول ہوچکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہوجائے یا یہ شہید ہوجائیں، تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہر گز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔''

آپ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد تجہیز و تکفین، لحد، جنازہ، ازاں بعد خلافت کا انعقاد، حضرت فاطمہ، علی اور عباس کا ترکے کا مطالبہ کرنا بجائے خود وفات رسول ﷺ پر شاہد عدل ہیں۔

(ج) قبروں میں انبیاء کی زندگی، عبادت اور نماز کے متعلق اس حدیث سے بھی استدلال کیا جاتا ہے:

الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون – (بیہقی)

کہ ''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں''

اولاً یہ حدیث بھی صحیح نہیں اس کا راوی حسن بن قتیبہ خزاعی ہے جس کو امام ذہبی نے ہالک، دار قطنی نے متروک الحدیث، ابو حاتم نے ضیعف ازدی نے لین الحدیث اور عقیلی نے کثیر الوہم کہا (میزان الاعتدال ص421ج1) شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے بھی اسے ضعیف لکھا ہے (لسان المیزان ص226ج2)

ثانیاً: اس روایت سے بھی حیات برزخی ہی کا ثبوت مہیا ہوسکتا ہے جس سے کسی کو انکار نہیں۔ اس حیات دنیوی کا ثبوت اس سے نہین نکلتا جس کے بتدعین قائل ہیں۔

(د) یہ ٹھیک کہ حافظ بیہقی اور شیخ جلال الدین سیوطی کے دو رسالے اس موضوع پر ہیں لیکن ان میں جو روایات ذکر کی گئی ہیں۔ ان کا حال عجالہ نافعہ از شاہ عبدالعزیز دہلوی سے معلوم ہوسکتا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ صحیح و حسن و ضعیف بلکہ مہتم بالکذب نیز درآں کتب یافتہ مے شورد و رجال آں کتب بعضے موصوف بالعدالت اند بعضے مستور و بعضے مجہول واکثر آں احادیث معمول بہ نزد فقہاء نہ نشد اند بلکہ اجماع بر خلاف آنہا منعقد گشتہ وآں کتب این است مسند شافعی، سنن ابن ماجہ) مسند دارمی، مسند ابی یعلی، کتب بیہقی، کتب طحاوی، تصانیف طبرانی عجالہ نافعہ ص 7۔ بقول شاہ عبدالعزیز تیسرے طبقے کی کتب میں کچھ حدیثیں صحیح، کچھ ضعیف، کچھ جعلی ہوتی ہیں۔ او راکثر حدیثیں اس طبقے کی فقہاء کے نزدیک قابل عمل نہیں بلکہ عمل نہ کرنے پر اجماع منعقد ہوچکا ہے وہ کتابیں یہ ہیں: مسند شافعی، کبت بیہقی وغیرہ۔ کتب سیوطی پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

مایہ تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی ورسائل و نوادر خود ہمیں کتابہا ہست واشتغال باحادیث ایں کتب واستنباط احکام ازانہا لاطائل یمنایند، (عجالہ نافعہ ص8) شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنی تصانیف میں اسی تیسرے طبقے کی کتب سے روایت اخذ کی ہیں۔ ان حدیث میں مشغول ہونا اوران سے استنباط احکام ناجائز ہے۔

(5) جہاں تک حضرت موسیٰ کی نماز کا تعلق ہے تو وہ معراج کی رات کا واقعہ ہے اور وہ پوری کی پوری رات معجزہ تھی۔ لہٰذا اس سے استدلال بالاتفاق اہل علم صحیح نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص152

محدث فتویٰ